سوال

مصحف اورانگلیاں چومنا اور قرآن پڑھتے وقت ہلنا

جواب

الحمد للہ

عبادات میں یہ چیز ضروری ہے کہ وہ قرآن اور سنت صحیحہ میں سے صحیح دلیل پر قائم ہو، اور پھر شریعت اسلامیہ کے قواعد میں سے ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت مشروع طریقے پر کی جائے نہ کہ بدعات پر۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو کہ دین میں نہیں تو وہ مردود ہے) یعنی اس کا وہ عمل حبط اور مردود ہے اللہ تعالی اسے قبول نہیں فرمائے گا ۔

سورۃ فاتحہ کے ساتھ دعا ختم کرنے کی دلیل کتاب وسنت سے نہیں ملتی، اوراسی طرح دعا کے بعد انگلیوں میں پھونک مار کر آنکھوں پر ملنے کی بھی کوئی دلیل نہیں ملتی ۔

شقیری رحمہ اللہ تعالی نے نماز کے بعد دعا کے اختتام پر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومنا اور آنکھوں پر پھیرنا بدعت قرار دیا ہے، اوراسی طرح نماز کے بعد دونوں ھاتھوں کی انگلیاں اکٹھی کرکے پڑھتے ہوئے آنکھوں کو لگانا بڑی قبیح بدعت ہے ۔ السنن والمبدعات (ص 71) ۔

لجنۃ دائمۃ نے قرآن کریم چومنے کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے مندرجہ ذیل فتوی جاری کیا ہے :

ہم قرآن مجید کے چومنے کے متعلق کوئی دلیل نہیں جانتے ۔

اور ایک دوسرے جواب میں لجنۃ کا کہنا ہے کہ : ہمارے علم میں قرآن کریم کو چومنے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، اور قرآن مجید تو تلاوت اور غوروفکر اور تدبر وتعظیم اوراس پر عمل کرنے کے لیے نازل ہوا ہے ۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (نمبر 4172) ۔

اور ابن مفلح کی کتاب "الآداب الشرعیۃ" میں مندجہ ذیل عبارت ہے :

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے اس مسئلہ میں توقف ہے (یعنی مصحف کو چومنے کے بارہ میں) اوراسے آنکھوں کو لگانے کے متعلق، قاضی نے جامع الکبیر میں کہا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس میں توقف اس لیے کیا ہے کہ اگرچہ اس میں رفعت واکرام ہے کیونکہ جس میں قیاس کے لیے مدخل نہ ہو اس کا نہ تو کرنا ہی مستحب ہے اور نہ ہی وہ قرب کا راہ ہے، اوراس کی تعظیم توقیفی طور پر ہی ہوتی ہے ۔

کیا آپ یہ نہیں دیکھتے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے جب حجر اسود کو دیکھا تو کہنے لگے : تو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اوراگر میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بھی نہ چومتا ۔ اھ صحیح بخاری حدیث نمبر (1597) صحیح مسلم (1270) ۔

قرآن مجید اور نماز پڑھنے میں ہلنا یہ یھودیوں کا فعل ہے جو کہ ان کے عبادت کی ایک حالت ہے تو کسی مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ یہ فعل عمدا کرے ۔ دیکھیں کتاب " بدع القراء بکر

ابوزید (ص 57)۔

اور سوال میں جو آپ نے اس منکر کو ختم کرنے میں حکمت سے کام لینے کا کہا ہے وہ شکریہ کے لائق ہے تو حکمت یہ ہے کہ آپ ان سے عبادت میں اس فعل کی دلیل طلب کریں، اس لیے کہ دلیل فاعل کے ذمہ ہوتی ہے نہ کہ اس فعل کو روکنے والے کے ذمہ۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی بھلائی کے کام کرنے کی توفیق دے، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں برسائے آمین۔

واللہ تعالی اعلم